رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵ روپیہ

ششماہی ۸ روپیہ

سہ ماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ روپیہ

جلد ۲۴	مورخہ ۳ شعبان ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۹۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج کھانسی کی شکایت زیادہ ہے ۔ یوں بفضلِ خدا طبیعت اچھی ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضرت ممدوحہ کو کل سے اسہال کی تکلیف ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اب بخار سے آرام ہے مگر پیشاب کی تکلیف کے دورہ سے طبیعت علیل ہے احباب دعائے صحت کریں ۔

شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ نے تین ماہ کی رخصت ختم ہونے کے بعد اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ۔

قادیان میں شعبان کا چاند ۱۷ ۔ اکتوبر کو دیکھا گیا ۔

قاضی عبد السلام صاحب بھٹی کی اہلیہ صاحبہ کل سے سخت بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت فرماویں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسمی اسلام پر کبھی ناز نہ کرو

"اے وے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو ۔ صرف اسمی اور رسمی اسلام پر ناز مت کرو ۔ اور اپنی سچی رفاہیت ۔ اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہی تدبیروں میں نہ سمجھو ۔ جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے حاصل کی جاتی ہیں ۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں ۔ اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں ۔ مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں ۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں ۔ یا طبیعت میں پر فنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت یا فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے ۔ اور شاید مدت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھ ممد بھی ہو سکیں ۔ مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ۔ سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو ۔ کہ ٹھوکر کھاؤ ۔ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آئے ۔ جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو ۔ یقیناً سمجھو ۔ کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اترنے کی ضرورت ہے ۔ جو شکوک شبہات کی آلائشوں کو دور کرتا ۔ اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا ۔ اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے ۔" (فتح اسلام)

نمبر ۵۳۸ء منکہ فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری برکت علی خان صاحب آڈیٹر انجمن احمدیہ قوم راجپوت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر مبلغ -/۳۲ روپے ہے جو بذمہ شوہر ہے۔ (۲) زیور طلائی۔ کانٹے تین تولہ۔ (۳) بٹن ڈیڑھ تولہ۔ ڈنڈیاں ایک تولہ۔ انام ایک تولہ۔ کل زیور طلائی ساڑھے چھ تولہ۔ موجودہ قیمت بعد وضع بنوائی وغیرہ مبلغ -/۲۱۰ روپیہ ہے۔ (۳) زیور نقرئی۔ پٹڑیاں وبند۔ قیمتی اٹھارہ روپے۔ (۴) مہر -/۳۲ روپیہ قیمت زیور طلائی -/۲۱۰ روپیہ۔ زیور نقرئی -/۱۸ روپیہ کل رقم موجودہ جائداد -/۲۶۰ روپیہ ہے۔ (۵) فقرہ ۱ تا ۴ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں خدا کے فضل سے کوشش کروں گی کہ اپنی وصیت کا ۱/۱۰ حصہ جو مبلغ -/۲۶ روپیہ ہے اپنی زندگی میں ادا کردوں اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کرسکوں تو میرے ورثاء پر یہ فرض ہوگا۔ کہ میری یہ سالم رقم یا بقیہ رقم سب سے پہلے ادا کریں۔ (۶) اگر میری وفات پر اس کے ماسوائے کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو میری وصیت ۱/۱۰ حصہ کی اس جائداد پر بھی حاوی ہوگی اور ورثاء کا فرض ہوگا کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی جو ہے سب سے پہلے ادا کریں۔ میری یہ وصیت جو آخری وصیت ہے ہر طرح صحیح اور قائم رہے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین ثم آمین والسلام

کاتب الحروف خاکسار۔ برکت علی خان آڈیٹر بقلم خود۔

العبد:۔ فاطمہ بیگم موصیہ مذکور

گواہ شد:۔ نور احمد خان قادیان

گواہ شد:۔ برکت علی خان خاوند موصیہ

نمبر ۴۱۹ء:۔ منکہ رحمت بی بی زوجہ میاں احمد الدین صاحب قوم کمبوہ پیشہ کمہار عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن گوبکی ڈاک خانہ خاص تحصیل گجرات ضلع گجرات حال مہاجر قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت سوائے مہر کے اور کوئی نہیں ہے۔ جو مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصے (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اسی قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اور بوقت وفات جو بھی جائداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا مسماۃ رحمت بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن انور سکرٹری وصایا محلہ دارالبرکات قادیان

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا خاوند موصیہ میاں احمد الدین صاحب کمہار محلہ دارالبرکات

نمبر ۶۲۶ء:۔ منکہ مولا بخش ولد شہاب الدین مرحوم قوم ارائیں دہر پیشہ زمیندار ی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک نمبر ۲۷۰۔ الف ڈاک خانہ کاچھیلہ تحصیل جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک بلاک اراضی یعنی ۱۶ کھماؤں زمین نہری واقعہ دیہہ نمبر ۲۷۔ اے المعروف سکنہ موضع مہر محمد بوٹا میں ہے جو لہ ۳۲ ایکٹ کے ماتحت مجھے ملی ہوئی ہے جس کو میں بیع گروہ نہیں کرسکتا۔ ہاں اس کی کاشت کھا سکتا ہوں میں اوسط آمد سالانہ ما۔ ۱۶۰ اور مال ۲۰۰ کے مابین حاصل کررہا ہوں لہذا میں اپنی کل آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ ہمیشہ باقاعدہ اپنی کل آمد کا ۱/۱۰ حصہ باخذ رسید داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور آمد یا جائداد میرے قبضہ میں آئے گی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی حصہ جائداد داخل خزانہ نہ کرسکوں تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا کہ میرے وارثوں سے وہ وصول کرے۔ العبد۔ نشان انگوٹھا مولا بخش موصی پسر شہاب الدین ساکن دیہہ نمبر ۲۷ الف کاچھیلہ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ بقلم خود مہر الدین ولد امام الدین ساکن چک نمبر ۲۷ الف کاچھیلہ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد محمد صالح علوی ضلع سندھ بقلم خود اصل سکونتی محلہ دارالرحمت قادیان گواہ شد:۔ غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچھیلہ ضلع تھرپارکر سندھ

استانی کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں ایک عارضی آسامی کے لئے جو ڈیڑھ سال کے لئے خالی ہے۔ ایک انٹرنس پاس استانی کی بشاہرہ ۲۰ روپے ماہوار ضرورت ہے۔ درخواستیں بمعہ نقول اسناد و تصدیق جماعت مقامی ناظر تعلیم و تربیت کے نام جلد آنی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نہایت عمدہ موقعہ کی زمین برائے فروخت

ریلوے سٹیشن کے قریب اس سڑک کے کنارے جو بادوں کا باغ کے پاس سے شہر کو آتی ہے۔ آبادی میں دو ٹکڑے قریباً دس کنال کے قابل فروخت ہیں۔ نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب قیمت کا تصفیہ براہ راست مجھ سے کریں۔

چوہدری عبد الحمید خان بی۔ اے عرق نور۔ قادیان

مفید عام گھڑیاں

تین عدد دیر کی گھڑی ہم بھیجتے

علاوہ محصولڈاک وغیرہ

نوٹ کرلیں تاکہ آرڈر میں آسانی ہو

ٹائم پیس ۴ :- یہ وہی ریٹ الارم ہے جو چار روپیہ تک بک چکا ہے۔ اب ریڈیم کا چار روپیہ ہے
ٹائم پیس ۳ :- یہ ریٹ الارم بالکل بگ بین کا ہمشکل ہے۔ اس کی اصل قیمت اب بھی ۶ ہے
جیبی گھڑی ۳ :- یہ معمولی گھڑی نہیں ہے۔ اصل لیور مشین، جوئل کی مضبوط قسم ہے۔
جیبی گھڑی ۱۱ :- یہ گھڑی موٹے گلاس کی بمعہ سکنڈ عمدہ جوئل سے مرصع قابل قدر چیز ہے
کلائی کی گھڑی ۱۱ :- یہ گھڑی بھی اوپر والی گھڑی کی ہم صفت ہر لحاظ سے اچھی ہے۔
رولڈ گولڈ ۱۴ :

کم قیمت و کار آمد:- جیبی ۲۔ ریلوے ۴۔ جرمنی ریڈیم ۴۔ کلائی کی ۸۔ ریڈیم ۹۔ بڑھیا سنہری فینسی ۴۔ بڑھیا فینسی ۳

ضروری نوٹ:- ہر آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔ عاذم علیہ بھی ضرورت کا اظہار فرمائیں۔

المشتہر:- حافظ سخاوت علی پروپرائیٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یوپی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان۔ بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتے بے کار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ ۲ نوٹ۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

هو الناصر — هو الشافی

مردوں کے لئے مژدہ جانفزا یعنی طاقت اور قوت کی لاثانی دوا ضعیف اور کمزور

رفیق شباب

اعلیٰ درجہ کی مقوی بدن مقوی باہ اور مقوی دل و دماغ ہے۔ اس کے استعمال سے انسان باہمت طاقتور اور قوی ہیکل بن جاتا ہے۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ علاوہ ازیں جریان و احتلام کا خاص علاج ہے۔ غرض اس سے بڑھ کر مقوی اور عجیب الاثر دوا کا ملنا محال ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے تین روپے

هو الشافی — هو الناصر

مستورات کی صحت و بہبودی کے لئے ایک سخت موذی اور تباہ کن مرض کے علاج کا قدم (یعنی اسقاط حمل و جنین) کا بہترین علاج

دوائی اٹھرا رجسٹرڈ

نسخہ لقمان الملک شاہی حکیم حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ

عورتوں کی زندگی کو تباہ و برباد کرنے والی اور نسل انسانی کی خطرناک دشمن مرض جس کو عوام اٹھرا اور اطبا اسقاط حمل یا اسقاط جنین کہتے ہیں۔

اٹھرا کیا ہے؟ یہ وہ خطرناک اور تباہ کن مرض ہے جس سے سینکڑوں گھرانے آنکھوں کے نور اور دل کے سرور تنظر اولاد سے محروم رہتے ہیں۔ اٹھرا کیا ہے۔ جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر چھوٹی عمر میں ہی سوکھا مسان وغیرہ کا شکار ہو کر فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے دوائی اٹھرا زندگی کا پیغام ہے۔

قیمت فی تولہ ۱۲ تین تولہ سے زائد کے لئے بارہ آنے تولہ۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ رفیق زندگی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

ڈلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

ڈلروز ناسور مغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی دماد جنبل۔ لوت اور خنازیر طاعون ناسور بھگندر رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ گزیدہ کا بیمثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد سر درد اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ فی شیشی خورد ایک روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ گورنمنٹ سکول انجنیئرنگ پنجاب (رسول) کے داخلہ کے لئے امتحان مقابلہ ۹ تا ۱۲ نومبر ۱۹۳۶ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں منعقد ہوگا۔

منیلا ۱۷ اکتوبر۔ اس ہفتہ کے شروع میں جزائر فلپائن میں جو طوفان آیا تھا اس کی ہلاکت خیزی کے متعلق تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ۱۵۰ تک پہنچ گئی ہے۔

شملہ ۱۷ اکتوبر۔ کل ایک مختصر نشست کے بعد لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ ایوان میں درگاہ خواجہ صاحب بل پر غور و خوض کیا گیا۔ متعدد تجاویز پیش ہوئیں اور آخرکار تالیوں کے درمیان بل منظور ہو گیا۔

بمبئی ۱۷ اکتوبر۔ بمبئی میں جب سے فساد شروع ہوا ہے ۴۲ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں ان میں ۲۲ ہندو ہیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں آٹھ دکانیں لوٹی گئیں۔ بلیشور میں کوٹمگی کی ایک دکان لوٹ لی گئی۔ مالک مکان کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ پرنسیس سٹریٹ میں مسلمانوں کی چار دکانیں لوٹ لی گئیں۔ پولیس نے گولی چلائی جس سے ۴ اشخاص مجروح ہوئے۔ بیچن اور نوراتری کے سلسلہ میں تمام رسوم بند کر دی گئیں۔ سینما اور قہوہ خانے بھی بند ہیں۔ مسلح پولیس گشت کر رہی ہے۔ بسوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ صبح کے آٹھ بجے سے ۲ بجے تک سہ پہر تک پولیس کو ۶ بار گولی چلانی پڑی۔ آتشزنی کے ۹ واقعات ہوئے۔ ان میں سے ۵ واقعات میں مندر یا مسجد کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر میکڈانلڈ بولڈون نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کو اشتراکیت اور فسطائیت کی ضرورت نہیں ہے۔ ان دونوں تحریکوں کے تخل برطانیہ کی سرزمین میں سرسبز نہیں ہو سکتے۔ ہم یہ ثابت کر دیں گے کہ ہمارا پرانا نظام جمہوریت کامیاب حکمرانی کر سکتا ہے۔

سیویل ۱۷ اکتوبر۔ باغیوں کی اطلاعات مظہر ہیں کہ مغرب میں ۳۰ میل طویل محاذ پر فوج کی یلغار پایہ تخت کی طرف جاری ہے اور فوج میڈرڈ سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ میڈرڈ سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت باغی افواج کی پیشقدمی روکنے کے لئے سرگرمی سے کوشش کر رہی ہے امور عسکری کی نگرانی کے لئے ایک وار کونسل قائم کر دی گئی ہے۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ آج لاہور ہائیکورٹ کے مکمل بنچ مشتمل بر سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس مسٹر جسٹس منرو اور مسٹر جسٹس محمد دین کے روبرو لالہ ہرکشن لال کی درخواست سماعت کے لئے پیش ہوئی۔ اس درخواست میں لالہ ہرکشن لال نے درخواست کی تھی کہ توہین عدالت کے جرم میں انہیں جو حکم غیر متعین عرصہ کے لئے جیل میں رہنے کے متعلق لاہور ہائی کورٹ نے صادر کیا تھا اس پر نظر ثانی کی جائے۔ میاں عبدالحی ایڈووکیٹ نے درخواست کنندہ کی طرف سے بحث کی۔ فاضل ججوں نے غیر محدود عرصہ کی بجائے چھ ماہ اور ایک دن کی میعاد مقرر کر دی۔ اس حساب کی مدد سے لالہ ہرکشن لال ۱۵ نومبر کو رہا ہو جائیں گے۔

بیت المقدس ۱۷ اکتوبر۔ فلسطین میں عربوں کی ہڑتال کے خاتمہ پر فوجی افسروں نے بھی عارضی صلح کا اعلان کیا تھا۔ اس کی میعاد آج ختم ہو گئی۔ اور اب مزید حفاظتی تدابیر کو بھی واپس لیا جائیگا۔ بازار وغیرہ کھل گئے ہیں۔ اور کاروبار شروع ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا اس وقت انگلستان اور فرانس دونوں کی مجموعی طاقت جرمنی کی فوجی طاقت کے برابر ہے جو سلطنتیں جمعیتہ اقوام کے معاہدہ میں شریک ہیں۔ ان کی مدد سے ہم جارحانہ کارروائی کو روک سکتے ہیں آئندہ جب جرمنی کی فوج تعداد میں بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ تو اس وقت ہر ایک تدبیر بعد از وقت ہوگی۔

شملہ ۱۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان معاہدہ کی گفت و شنید جو گذشتہ جولائی میں شروع ہوئی تھی۔ زیادہ کامیاب نہیں ہوئی۔ نومبر کے پہلے ہفتہ میں پھر گفت و شنید شروع کی جائے گی۔

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ شہزادہ ناصر الملک اپنے والد کی جگہ چترال کے مہتر مقرر ہوئے ہیں۔

علیگڑھ ۱۷ اکتوبر۔ ۲۴ تا ۲۶ اکتوبر کو علیگڑھ میں ایک آل انڈیا اردو کانفرنس منعقد ہوگی۔ راجہ صاحب محمود آباد نے اس کی صدارت قبول کر لی ہے۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ اس وقت ریاست مالیرکوٹلہ تارکین کی کل تعداد ۶۱۳ ۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اور مختلف شہروں میں مقیم ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ عدم مداخلت کمیٹی کے صدر نے روسی نمائندہ کو ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ روس کے نوٹس کے سوا جس میں پرتگالی بندرگاہوں کی حفاظت کی تجویز کی گئی ہے۔ ایسی کوئی بات معرض وجود میں نہیں آئی جسے معاہدہ عدم مداخلت کی خلاف ورزی قرار دیا جائے۔ مزید لکھا ہے کہ پرتگال نے ابھی تک کمیٹی کی اس درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کہ معاہدہ کی خلاف ورزی کے متعلق پرتگال اپنے نظریہ کی وضاحت کرے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) سفیر مصر مقیم میڈرڈ کے پرائیویٹ سکرٹری کو کسی نے گولی سے ہلاک کر دیا۔ حملہ آور اور حملہ کے بواعث کے متعلق کوئی پتہ نہیں چلا۔ اسی واقعہ سے متاثر ہو کر حکومت مصر نے ہسپانیہ میں مقیم مصریوں کو لکھا ہے کہ وہ اولین فرصت میں واپس چلے آئیں۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ کل عدالت عالیہ لاہور میں توہین عدالت کے سلسلہ میں سید عنایت شاہ صاحب پرنٹر و پبلشر روزنامہ سیاست کے خلاف مقدمہ پیش ہوا۔ الزام یہ ہے کہ روزنامہ سیاست کے ایک پرچہ میں ایک نوٹ بعنوان ہیلی بنک کے ریسیور کی بدنامی شائع ہوا ہے۔ جو قابل اعتراض ہے۔ عدالت کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ جہاں تک واقعات اور حالات کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں وہ سب درست ہیں اور اس کے متعلق میں صفائی پیش کروں گا۔ مقدمہ بغرض سماعت ۳۰ اکتوبر پر ملتوی ہوا۔

پوری ۱۷ اکتوبر۔ حال ہی میں اڑیسہ میں جو آندھیاں آئیں۔ ان کی تباہ کاریوں کے متعلق دیہات سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینکڑوں چھتیں اڑ گئیں۔ اور کئی آدمی ہلاک ہو گئے۔ کئی ہزار لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

بمبئی ۱۷ اکتوبر۔ گذشتہ رات کوئی منظم حملہ نہیں ہوا۔ نہ کوئی شدید بلوہ ہوا پولیس رات بھر نگرانی اور گشت کرتی رہی ہے اکے دکے حملوں کی وارداتیں ہوئیں سڑکوں کو فساد انگیز عنصر سے پاک کیا جا رہا ہے۔ ممتاز ہندو اور مسلمان رہنما باشندگان شہر کے نام قیام امن کے لئے اپیل کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ حال میں تارکین ریاست مالیرکوٹلہ کے نمائندگان اور نمائندگان ریاست کے درمیان دو تین دن کی متواتر گفت و شنید کے بعد ایک معاہدہ مرتب ہوا تھا۔ اور بعض ضروری امور کے بعد نمائندگان ریاست کی اجازت اور دستخط حاصل کرنے کے لئے والیس ریاست کو چلے گئے تھے۔ اس کے متعلق مزید معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک مطالبات کے متعلق کوئی تصفیہ نہیں ہوا

بغداد (بذریعہ ڈاک) تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جاپان عراق کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ کرنا چاہتا ہے حسب توقع برطانوی حلقوں میں اس قسم کی خبروں کی زبردست مخالفت ہو رہی ہے۔ اس سے پیشتر جاپان عراق سے بہت کم مال منگایا کرتا تھا لیکن اس سال اس نے عراق سے ۵۰ ہزار پونڈ کا اناج منگایا ہے۔

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ سندھ یونائیٹڈ پارٹی نے اپنا صوبائی پروگرام اور اغراض و مقاصد براڈ کاسٹ کئے ہیں پارٹی مذکور کا ایک اجلاس ۳۱ اکتوبر ہفتہ کو بمقام کراچی منعقد ہوگا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے احباب دستی و بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

تحریری بیعت

۱۷۸۲	عبدالرحیم صاحب ضلع گورداسپور
۱۷۸۳	چمن بی بی صاحبہ۔ پوری۔ اڑیسہ
۱۷۸۴	سیف اللہ خانصاحب۔ کشمیر
۱۷۸۵	نور احمد صاحب لائلپور
۱۷۸۶	محمد شریف صاحب سیالکوٹ
۱۷۸۷	حنیفہ بی صاحبہ بمبئی ۸
۱۷۸۸	آفتاب احمد صاحب علی گڑھ
۱۷۸۹	آصف جانصاحب کشمیر
۱۷۹۰	محمد اسلم خانصاحب "
۱۷۹۱	مجیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۱۷۹۲	عبدالمنان صاحب کٹک
۱۷۹۳	رزاق ڈار صاحب کشمیر
۱۷۹۴	محمد رمضان صاحب "

دستی بیعت

۱۷۹۵	محمد اسحاق صاحب ضلع گورداسپور

مبلّغ امریکہ کی روانگی کا پروگرام

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے مبلغ امریکہ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔اے کی روانگی کا پروگرام یہ ہے:۔

۲۱ اکتوبر روانگی از قادیان ۲۵—۳ بعد ظہر
" " روانگی از امرتسر ۱۴—۱۰ شب بذریعہ فرنٹیر میل
" " " جالندھر ۲۵—۱۱ "
" " " لدھیانہ ۴۲—۱۲ نصف شب
۲۲ " " انبالہ ۵۳—۲ صبح
۲۲ اکتوبر سہارنپور ۳۲—۴ صبح
" " مظفرنگر ۲۸—۵ "
" " میرٹھ ۲۳—۶ "
" " غازی آباد ۳۱—۷ "
آمد ۰—۸ "
روانگی دہلی ۰—۹ "
" متھرا ۴۱—۱۱ "
۲۳ اکتوبر آمد بمبئی ۳۰—۸ "

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں۔ وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالیٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوالیں:۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں:۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد (۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

واقفین ماہ نومبر ۳۶ء کو اطلاع

جن دوستوں نے تحریک جدید کے ماتحت کام کرنیکے لئے نومبر کا کامل مہینہ یا نومبر میں سے کچھ دن وقف کئے ہوئے ہیں ان کیلئے حلقہ تبلیغ مقرر کر کے بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔ اگر کسی دوست کو ۲۸ اکتوبر تک اطلاع نہ پہنچے۔ تو ان کو دفتر تحریک جدید میں اطلاع کر دینی چاہیئے تاکہ ان کے لئے حلقہ تبلیغ مقرر کر کے ان کو اطلاع دی جائے۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

نمائندگانِ مشاورت سے ایک درخواست

نمائندگان مشاورت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے لئے نظارت تبلیغ کا ماہواری ٹریکٹ اور یوم التبلیغ پر تقسیم کرنے کے لئے خاص ٹریکٹ جس قدر ضرورت ہو۔ دفتر تبلیغ سے لیتے جائیں۔ اس طرح اخراجات ڈاک کی کفایت ہو جائے گی۔ ہاں جو جماعتیں ایسی ہوں۔ جن کے نمائندہ اس موقعہ پر قادیان تشریف نہ لا سکیں۔ یا جو افراد علیحدہ شہروں میں ہوں۔ وہ بہت جلد اطلاع فرمائیں۔ کہ انہیں یوم التبلیغ کے لئے کس قدر تعداد مطلوب ہے۔ اس روز ہر احمدی مرد و عورت کو اپنا وقت تبلیغ احمدیت میں خرچ کرنا چاہئے۔ اور زیادہ سے زیادہ ٹریکٹ تقسیم کرنے چاہئیں:۔ (خاکسار مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی روانگی کا پروگرام

۲۵ اکتوبر روانگی امرتسر روانگی ۳—۲۱
" " جالندھر " ۲۴—۲۲
" " چھاؤنی " ۳۶—۲۲
۲۶ اکتوبر مراد آباد ۹—۷
" بریلی ۴۱—۸
" شاہجہانپور ۴۸—۹
" لکھنؤ ۲۸—۱۲
" بنارس ۱۸—۱۷
۲۷ اکتوبر کلکتہ ۲۶—۶

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ شعبان ۱۳۵۵ھ

اتحاد بین المسلمین اور احرار

معزز معاصر "سرفراز" لکھنؤ نے اپنے مقالہ افتتاحیہ (۹ اکتوبر) میں صوبہ سرحد کے احمدیوں کے خلاف احرار کی فتنہ آرائیوں اور شر انگیزیوں کا ذکر کرتے ہوئے سنّی مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ کسی اقلیت کے خلاف اکثریت کی یورش کبھی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کریگی اور اتحاد بین المسلمین کا صحیح طریق یہ ہے کہ مذہبی اختلافات کے باوجود عام اسلامی مفادات اور مسلمانوں کی سیاسی و اقتصادی فلاح و بہبود کے مسائل میں تمام مسلمان کہلانے والے فرقے آپس میں پورا پورا تعاون اور اشتراک عمل کریں۔

بلاشبہ یہ ایک نہایت نیک مشورہ ہے اور ہم مسلمانوں کے تمام فرقوں کو متعدد بار اتحاد و اتفاق کے اسی طریق کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور درحقیقت مسلمانوں کے تمام سنجیدہ اور قوم کا حقیقی درد رکھنے والے طبقے اس طریق اتحاد کی اہمیت کو محسوس کرتے اور اسے معرض عمل میں لانے کی اپنے دل میں حقیقی خواہش رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان صرف اسی صورت میں عزت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ مذہبی مسائل میں اختلافات کے ہوتے ہوئے سیاسی لحاظ سے متحد اور ہم آہنگ ہو جائیں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ عام ملکی و ملّی مفادات کے مسائل میں مسلمانوں کا انتشار اور تفرق انہیں ذلت اور پستی کے ایسے عمیق گڑھے میں دھکیل دیگا۔ جہاں سے انکا ابھرنا محال ہوگا۔ اس احساس کو دل میں لئے ہوئے ہی خواہانِ قوم اور ہمدردانِ ملت اس بات کے خواہاں ہیں۔ کہ مسلمان مشترکہ امور میں متحد ہو جائیں۔

مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا وجہ ہے اپنے دل میں قوم کا درد رکھنے والوں کی یہ خواہش ابھی تک شرمندۂ تکمیل نہیں ہوئی۔ اور کیوں اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ یا اگر کی گئی ہے تو وہ کیوں کارگر ثابت نہیں ہوئی۔

یہ امور ہیں جو ہر دردمند مسلمان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور پیدا ہونے چاہئیں۔ شاید بہتوں نے ان پر غور کیا ہو۔ اور کوئی عجب نہیں کہ وہ بھی اسی نتیجہ پر پہونچے ہوں۔ جس پر ہم پہونچے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ اُسے بیان کرنے کی جرأت نہ رکھتے ہوں۔ اس لئے ہم اسے پیش کئے دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے باہمی اتحاد کے راستے میں سب سے بڑی روک اس خود غرض اور مطلب طائفہ کی طرف سے پیدا کی جاتی ہے۔ جس کی زندگی کا انحصار ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑانے پر ہے۔ اور جو ذاتی اغراض کی خاطر اور جلب زر کی غرض سے ہمیشہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانا ایک محبوب مشغلہ سمجھتا ہے۔ اور وہ احرار کی ٹولی ہے۔ اس کا سابقہ مسلک اور اس کی موجودہ روش اس حقیقت کو پوری طرح واضح کر رہی ہے۔ پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف اس کی فتنہ انگیزی اور یو۔ پی میں شیعہ اصحاب کے خلاف جنگ آزمائی بالکل ظاہر ہے چونکہ ان لوگوں کا طریق عمل ہر شریف انسان کی پگڑی اچھالنا اور ہر شخص کے گلے پڑنا ہے۔ اس لئے عام طور پر لوگ ان کے منہ آنا پسند نہیں کرتے اور یہی بات ان کے شورش اور فساد پھیلانے اور عوام کو مرعوب کرنے میں ممد اور معاون بنتی ہے۔ اور پنجاب میں تو حکومت کے افسوسناک رویہ نے بھی ان کو جماعت احمدیہ کے خلاف اس قدر بے باک بنا دیا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کھلم کھلا قانون شکنی کے مرتکب ہوتے رہے۔ لیکن صوبہ سرحد اور صوبہ یو۔ پی کی حکومتوں نے نہایت منصفانہ رویہ اختیار کیا۔ اور نہایت عمدگی کے ساتھ احرار کی فتنہ انگیزی کا سدباب کیا۔ پنجاب کی حکومت نے سینکڑوں دفعہ جماعت احمدیہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور اس کے مقابلہ میں صوبہ سرحد کی حکومت نے بہت کم۔ لیکن باوجود اس کے صوبہ سرحد احمدیوں کے بارے میں انصاف سے کام لے رہا ہے۔ جبکہ حکومتِ پنجاب نے نہایت افسوسناک رویہ اختیار کیا۔ یو۔ پی کی حکومت نے بھی احرار کی شیعوں کے خلاف فتنہ آرائی کو روکنے میں نہایت دور اندیشی سے کام لیا۔ اور ایک ایسے فعل کی جس کی غرض محض شیعہ اصحاب کو اشتعال دلانے کے سوا کچھ نہیں، روک دیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حکومت پنجاب سے ابھی تک اتنا بھی تو نہیں ہو سکا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مذہبی مرکز میں احرار کو جماعت احمدیہ کے پیشواؤں کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی سے روک دے۔ چونکہ احرار کا مرکز پنجاب میں ہے۔ اس لئے جب تک پنجاب سے ان کا قلع قمع نہیں ہوتا۔ اس وقت تک کسی نہ کسی حصہ ملک میں اور کسی نہ کسی رنگ میں وہ فتنہ پردازی جاری رکھیں گے۔ تاکہ ان کا دھندا چلتا رہے اور وہ بھولے بھولے مسلمانوں کو لوٹ لوٹ کر اپنے گھر بھرتے رہیں

ان حالات میں بہی خواہان قوم و ملت کا جہاں یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں مشترکہ معاملات پر اتحاد پیدا کرنے اور اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے پورے زور کے ساتھ تلقین کرتے رہیں۔ وہاں احرار کے قلع قمع کا بھی انتظام کریں۔ اور اب جبکہ یہ لوگ اپنے اعمال کی شامت میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ عوام کی نظروں میں ذلیل و حقیر سمجھے جا رہے ہیں۔ اور در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ کسی بڑی جد و جہد کی بھی ضرورت نہیں۔ نہایت آسانی کے ساتھ ان کو اتحاد و اتفاق کے رستے سے دور کیا جا سکتا ہے۔

محترم معاصر "سرفراز" نے یہ نہایت ہی معقول بات پیش کی ہے۔ کہ "زمانہ اب اس طرح کا نہیں ہے۔ کہ کسی مسلمان کے ذاتی اور اندرونی عقائد پر احتساب کیا جائے۔ اور اسے مجبوراً ایک کٹر سنّی بنایا جائے۔ ہر شخص کو اپنے مسلک پر برضا و رغبت باقی رہتے ہوئے اس سے عام اسلامی مفاد کے لئے پورا پورا تعاون و اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔ صرف اسی ایک سوال میں نجات ہے۔ اسے اب زیادہ دنوں تک بھلائے نہ رکھنا چاہیئے"

جب تک مسلمان اس اصل پر عمل نہیں کریں گے۔ اور ان لوگوں کو جو اس کے خلاف چلتے اور فرقہ وارانہ کشمکش پیدا کر کے مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے ہیں۔ مکھن کے بال کی طرح نکال کر پھینک نہ دیں گے۔ اس وقت تک مسلمانوں میں نہ اتحاد قائم ہو سکیگا۔ اور نہ ہندوستان میں عزت و وقار کی زندگی حاصل کر سکیں گے۔

معاصر "سرفراز" نے اپنے مضمون میں اگرچہ احرار کی فتنہ انگیز روش کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس کی ذمہ واری سنّی مسلمانوں پر ڈالی ہے حالانکہ احرار صرف سنّی نہیں۔ بلکہ معجون مرکب ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا جنرل سیکرٹری مسٹر مظہر علی شیعہ ہے۔ پس احرار کی حرکات کی ذمہ واری کسی خاص فرقہ کے مسلمانوں پر عائد نہیں کی جا سکتی۔ احرار خود ہی ذمہ وار ہیں۔ اور اس کا مواخذہ انہیں سے ہونا چاہیئے۔

عشق و محبت

آمدم برسرِ مطلب — یا — دیباچۂ عشق

TRY TO READ BETWEEN THE LINES IN FUTURE

یہ سلسلۂ مضامین "عشق و محبت" کے عنوان سے انشاء اللہ صفحۂ قرطاس پر آیا کرے گا۔ "ذکر و فکر" سے الگ ہے۔ اور یہ صرف ان احباب کے لئے ہے جو بین السطور معرفت کی دُوربین سے پڑھنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ دوسروں کے لئے نہیں ہے۔ یعنی صرف ان کے لئے ہے جو یوسفؑ کا قصہ پڑھ کر کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ پر اپنی نظر رکھتے ہیں۔ اور جو ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

کا مطلب اس طرح حفظ کر لیتے ہیں۔ کہ پھر عمر بھر ان کو بھول نہیں سکتا۔

نزدیک تر راہ

دوسری بات یہ ہے۔ کہ میرا بیان کسی نقلی کے لئے نہیں ہے۔ نہ مجھے ان پُرانی باتوں اور گزشتہ آپ بیتی کے واقعات کے اظہار میں کوئی ذاتی فائدہ ہے۔ جو کہیں کہیں اس ضمن میں بیان کروں گا۔ مخلوقات کی طرف سے کسی بات کی امید رکھنا شرک اور سب سے بدتر گناہ ہے۔ اصل فائدہ اس بات کا یہ ہے کہ وہ لوگ جن کی فطرت میں قدرت نے عشق و محبت کی ملونی خمیر کی ہے۔ وہ بجائے زبانی قیل و قال اور لسانی مباحثات اور نہلہ پر دہلہ مارنے کے طریقے سیکھنے کے کچھ اس راستہ کا بھی تجربہ کریں جس کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سرآمدِ عاشقانِ الٰہی نے فرمایا ہے۔ کہ ؎

کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار
تیر تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر انداز و نہ ہونا سُست اس میں زینہار

اور پھر آزمائیں۔ کہ دین کی خدمت کس آسانی

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے

کس جوش۔ کس شوق اور کس ترقیٔ علم و معرفت کے ساتھ اس وقت ہوتی ہے جب اس خادم کا دل محبت کی آگ سے بھرا ہُوا ہو۔ اور جب عاشقانہ بصیرت کے ساتھ وہ اس سلسلہ کے راستہ میں اپنے تئیں فنا کرنے کے لئے تیاری کر رہا ہو۔

مبلغ ہنگری کی معرفت کی داد

مبلغ ہنگری کی ٹی پارٹی میں مَیں خود موجود تھا۔ جب اس نے یہ کہا۔ کہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ تین سال خدا تعالےٰ کی خدمت کر کے پھر کوئی اسے چھوڑ کر کسی دوسرے کی خدمت کرنی شروع کر دے۔ اس سہ سالہ وقف کے سچے معنے یہی ہیں۔ کہ ہم اب ساری عمر کے لئے اُسی محبوبِ ازلی کے ہو چکے۔ اور بس۔ میرا دل ان الفاظ کو سُن کر محبت کے پاک جذبات سے لبریز ہو گیا۔ اور میں نے بولنے والے کی معرفت کی داد دی۔

مبلغ سپین کا جواب

اسی طرح مبلغ سپین کو جب سفیر انگریزی نے بُلا کر کمال شفقت سے کہا۔ کہ اب آخری جماعت انگریزی رعایا کی دارالسلطنت میڈرڈ سے خونریز جنگ کی وجہ سے یہ ملک چھوڑ کر جا رہی ہے۔ تم کو بھی مناسب ہے کہ اس وقت ان کے ساتھ ہی چلے جاؤ۔ ہم نے تمام انتظام حفاظت اور سفر کا کر لیا ہے۔ پھر ایسا موقعہ نہیں ملے گا۔ اور آئندہ ہر وقت جان کا خطرہ ہے۔ تو اس عزیز نے اس کے جواب میں سفیر مذکور سے کہا۔ کہ:۔ اگر کوئی یہاں مرنے ہی کے لئے آیا ہو۔ تو پھر؟ سفیر کی آنکھوں کے آگے سے یکدم پردہ اُٹھ گیا۔ اور اس نے اس کا اصلی مقصد پہچان لیا۔ اور بے اختیار کہا۔ کہ ہاں یہ اور بات ہے سو احمدیت ایسا عشق اور ایسے عاشق اپنا قربان گاہ پر مانگتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے فوج در فوج ایسے عشاق منتشر شدہ علاقوں

میں سے نکل نکل کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلائی ہُوئی شمعِ عشق کے گرد پروانہ وار جمع ہو رہے ہیں۔

نغمۂ ساز

میرا یہ سارا نغمۂ ساز صرف اسی لئے ہے۔ کہ ہر شخص خواہ وہ مرد ہے یا عورت جوان ہے یا بوڑھا۔ پڑھا ہُوا ہے یا اَن پڑھ یہ سمجھ لے۔ اور اس بات پر حق الیقین سے قائم ہو جائے۔ کہ مَیں دُنیا میں اس لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ کہ اُس صاحبِ جلال و جمال اور اس مالکِ حسن و احسان کی قدر دان اور الفت بھری نظروں کے سامنے عشق و محبت کی بھٹی میں اپنے تئیں جلا کر راکھ کر دوں۔ اور دُنیا کے سامنے وہی نظارہ پھر پیش کروں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں صحابۂ کرام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ دُنیا ان کی قربانیاں دیکھ کر آج بھی حیران اور انگشت بدندان ہے۔ اُحد کا میدان تھا۔ اور گھمسان کی جنگ کا موقعہ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم لڑائی کا جائزہ لے رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک صحابی کی مُٹھی میں کچھ کھجوریں ہیں۔ اور وہ انہیں کھا رہے ہیں۔ حضور کو نزدیک آتا دیکھ کر اس صحابی نے پُوچھا۔ کہ یا رسول اللہ۔ اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں۔ تو کیا اجر ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جنت۔ (یعنی خدا تعالےٰ کی کامل رضا۔ اور اس کا دائمی قرب) یہ سُنتے ہی اس صحابی نے پانچ سات کھجوریں۔ جو ابھی اس کے ہاتھ میں باقی تھیں۔ زمین پر پھینک دیں۔ اور کہنے لگا کہ اگر یہ معاملہ ہے۔ تو ان کے کھانے پر وقت ضائع کرنا بھی فضول ہے۔ یہ کہکر اپنی تلوار سونت لی۔ اور کفار کے قلبِ لشکر پر حملہ کر دیا اور اپنے کہے کو پُورا کر کے دکھا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ کہ اس کے بدن پر سامنے کی طرف ایک انچ جگہ بھی نہیں تھی۔ جہاں تیر

تلوار یا نیزہ کے زخم نہ ہوں۔ اور اُس عاشقِ صادق نے اپنی کیفیت قلبی پر تصدیقِ محبت کی شہادت ثبت کرا کر ابدالآباد کی زندگی حاصل کر لی۔

حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید کی مثال

پھر کیا خود ہمارے لئے کچھ کم فخر کا مقام ہے۔ کہ شہزادۂ عشق سید عبد اللطیف صاحب شہید نے جو نمونہ ہماری جماعت کی طرف سے بحیثیت ایک نمائندہ کے پیش کیا ہے اسے ہم میں سے ہر ایک شخص اپنا مشعلِ راہ بنائے اور ہر وقت اس امر کے لئے آمادہ رہے کہ کب وہ موقعہ آتا ہے۔ جو ہم بھی اسی رنگ سے اسی اخلاص سے اور اسی جوش اور شوق سے اپنے تئیں ہر ممکن قربانی کے لئے پیش کر سکیں۔ ذرا وہ نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ جب اُن کی ناک میں نکیل ڈال کر انہیں کابل کے بازاروں میں پھرایا جا رہا تھا۔ جہاں کسی وقت وہ بادشاہ سے دوسرے درجہ پر عزت اور تکریم کے ساتھ پھرا کرتے تھے۔ اور پھر وہ وقت بھی دیکھو جب ان کو آدھا زمین میں گاڑ کر ان پر سخت اور نوکدار پتھروں سے پتھراؤ کیا جا رہا تھا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو ایک فولادی چٹان کی طرح اپنے عقائد اور ایمان پر قائم رکھا تھا۔ اور سب ذلتوں۔ اور تکالیف کو انہوں نے ہنستے کھیلتے منصور کی طرح برداشت کر لیا تھا؟ یہ وہی عشق تھا۔ جو ان کے رگ و پے میں سرایت کر چکا تھا۔ اور یہی وہ پُر جوش محبت تھی جس کی وجہ سے ان کو اپنی تکمیل عزت کا تاج۔ اور خونی پتھر گلاب کے پھول معلوم ہوتے تھے۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو اپنے تئیں ایسی قربانیوں کے لئے پیش کر سکتے ہیں۔ اور کتنے ہیں۔ جو تمام راحتیں اور آرام۔ اور بال بچے اور گھر بار۔ اور زر و مال۔ اور جائداد پر لات مار کر بے عذر کامل بشاشت کے ساتھ خلیفۂ وقت کی ایک آواز پر دیوانہ وار لبیک کہتے ہُوئے پھر اسی عشق کا مظاہرہ دُنیا کے سامنے کر سکتے ہیں جو صدیاں گزریں۔ کہ پردۂ عالم سے مفقود ہو چکا تھا۔

پہلا گروہ

البتہ بعض لوگوں سے یہ شکایت سُننے میں آتی ہے۔ کہ ہم کام اور خدمت کے لئے تو ہر طرح تیار ہیں۔ مگر ہمارے دل کے اندر عشق و محبت کا جذبہ مفقود ہے اس لئے جس چیز کا آپ مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے پیدا کرنے کے اسباب بھی ہم کو بتائیے۔ ورنہ ہم بری الذمّہ ہیں ؛

دُوسرا گروہ

کچھ اور لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم میں جذبۂ محبت تو موجود ہے۔ مگر اُسے اپنے رب کے ساتھ وابستہ کرنا ہمارے لئے بہت مشکل ہے۔ ہم اپنے بچوں اپنی بی بی اور اپنی عزت و آبرو کے لئے وقت پڑے پر جان تک دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر اپنے خالق و مالک کے لئے ہمیں کبھی کوئی سچا جذبہ اس قسم کا کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ اور واقعی جب تک محبت اپنا رنگ نہ دکھلائے۔ نہ تو اس کے دین کی سچی خدمت ہو سکتی ہے۔ نہ کوئی اعلےٰ قربانی کا نمونہ ہم سے دکھایا جا سکتا ہے ؛

تیسرا گروہ

پھر ایک تیسرا گروہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم میں محبت کا جذبہ بھی ہے۔ اور ہمیں خدا تعالےٰ سے محبت بھی معلوم ہوتی ہے مگر ہم صرف ایک حد تک قربانی کر سکتے ہیں جب اس حد سے آگے قربانی کا سوال آتا ہے تو پھر ہمارا حوصلہ نہیں پڑتا۔ اور ہم پریشان ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اگرچہ ہم کو ایک سچی طلب خدا تعالےٰ کے وصل کی لگی ہوئی ہے۔ مگر ایک حد سے آگے بڑھنا ہمارے لئے ناممکن معلوم ہوتا ہے ؛

چوتھا گروہ

چوتھا گروہ جو سب سے زیادہ ہے وہ یہ کہتا ہے۔ کہ عشق ایک شاعرانہ تخیل ہے۔ مرد کا عورت سے عشق ہونا تو قدرتی بات ہے۔ مگر انسان کا خدا سے محبت اور عشق کرنا ایک لغو سی بات ہے اور یہ خیال محض دیوانوں اور پاگلوں کی ایجاد ہے۔ جس کے کوئی معنے ہی نہیں ؛

پانچواں گروہ

پانچواں اُن پاکبازوں کا گروہ ہے جو نشۂ عشقِ الٰہی سے سرشار ہیں۔ اور ان کے رگ و ریشہ سے نورِ محبت شعاعوں کی طرح نکل رہا ہے۔ وہ اپنے رب کے لئے اس سے زیادہ جذبۂ الفت رکھتے ہیں جتنا مجنوں لیلےٰ کے لئے رکھتا تھا۔ یا فرہاد شیریں کے لئے۔ یا رانجھا ہیر کے لئے یا پنوں سسی کے لئے۔ وہ نہ صرف خدا کے اور اس کے سلسلہ کے خادم ہیں بلکہ اس کے لئے سودائی ہیں۔ ان کا دماغ ہر وقت اس نشہ سے مخمور ہے۔ اور ان کا سینہ اگر کسی طرح کھول کر دیکھنا ممکن ہو۔ تو جمال پور کے ٹاٹا ورکس کے فولادی کارخانوں کی آتشیں بھٹیوں کی طرح وہ شعلے مارنے والی دھکتی ہوئی آگ سے جوش مارتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان کی آنکھوں میں نہ کوئی مال مال ہے۔ نہ کوئی رشتہ دار رشتہ دار۔ وہ ہر چیز سے منقطع ہیں۔ اور ہر چیز کو معہ اپنی جان اور آبرو کے اس محبوب کے لئے خاک میں ملا دینے کو تیار بیٹھے ہیں۔ اگر اولاد کے ذبح کرنے کا مطالبہ ہو۔ تو وہ سب سے پہلے چھری لے کر اس کام کو تیار ہیں۔ اور اگر اپنے تئیں فنا کر دینے کا حکم ہو۔ تو سب سے پہلے وہ اس پر عمل کرنے کے لئے بے قرار ہیں۔ دُنیا ان کی نظر میں خاک بلکہ خاک سے بڑھ کر ناپاک ہے۔ اور ہر وقت وہ اسی سوچ اور تاک میں رہتے ہیں۔ کہ کس طرح اور کس طریقہ سے محسنِ ازلی اُن سے راضی ہوتا ہے ؛ ؎

خدا سے وُہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وُہ دِلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وُہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

بین السطور پر نظر رکھو

میں ان مذکورہ بالا اعتراضوں کا جواب لفظوں میں ہرگز نہیں دُوں گا۔ نہ عشق کے معاملہ میں کبھی فلسفیانہ دلائل اور لفظی بحثوں میں پڑوں گا۔ عشق ایک جذبہ ہے۔ ایک آگ ہے۔ ایک فیضان ہے۔ وہ دلیلوں سے نہیں نازل ہوتا۔ بلکہ فضل سے نازل ہوتا ہے۔ وہ موتہ کی تقریروں سے نہیں آتا۔ بلکہ معشوق کا اپنی نقاب کو ذرا سا ایک طرف سرکانے سے آتا ہے۔ وہ کسی اُستاد کے سمجھانے سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ عشاق کی صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ عقل پر زور دینے سے کبھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ عقل کو فنا کر دینے سے دکھائی دیتا ہے

غرض یہ وُہ حکمہ ہے۔ جو دین کے سب محکموں سے الگ بلکہ اُلٹا ہے۔ اس لئے اس راستہ کے ذکر کرتے میں میں ہرگز ہرگز کوئی عقلی دلیل یا حجت پیش نہیں کروں گا۔ بلکہ محبت سے بھری بھری گرما گرم تقریریں اور عشق سے بھرے ہوئے جلتے جلتے بیان اور ڈائریاں سناؤں گا اور اپنے ان مضامین کے پڑھنے والے ناظرین سے یہ عرض کروں گا۔ کہ وہ اپنے تمام خدشوں اور اعتراضات کا جواب ان مضامین کے بین السطور سے حاصل کریں۔ اور میرے مطلب کو

.Between the lines

سے نکالیں۔ کیونکہ اس میدان میں ہر چیز استعاروں۔ کنایوں۔ اور اشاروں میں بیان کی جاتی ہے اور اگر ذرا بھی واضح کی جائے۔ تو سارا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

دین کو دُنیا پر مقدّم کرنے والے مخلصین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مالی تحریک جدید کے متعلق جو مطالبہ مخلصین جماعت سے فرمایا ہے۔ اس میں کامیاب ہونے کے لئے جماعت کے احباب نہایت خوشی اور شرح صدر سے کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ اب چندہ تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے ؛

(۱) صدر انجمن احمدیہ کے ایک مخلص کارکن جن کا وعدہ پہلے سال ایک سو بیس روپیہ کا تھا۔ جسے انہوں نے وقت پر پورا کر دیا۔ اور دوسرے سال کے لئے ان کا وعدہ پہلے سال سے دوگنا یعنی دو سو چالیس روپیہ کا یوں تھا۔ کہ اپنی طرف سے ۱۴۰ اور اپنے والد مرحوم کی طرف سے ایک سو روپیہ۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو پانچ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی جس کی وجہ سے وُہ نہایت تنگی سے گزارہ کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے۔ ان صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں جس پر ماہوار کافی رقم انہیں خرچ کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ صاحبہ کو صحت کامل عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں ان کے خانگی اخراجات بھی کافی ہیں۔ مگر انہوں نے باوجود ان مشکلات کے جب دیکھا۔ کہ چندہ تحریک جدید کا وقت ختم ہو رہا ہے اور چندہ کا جلد ادا کرنا ضروری ہے۔ تو انہوں نے اپنا ایک سو روپیہ مہیا کر کے داخل کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) ایک مخلص زمیندار دوست جن پر ایک لمبے عرصہ سے ایک فوجداری مقدمہ چل رہا ہے جس کے اخراجات کافی زیادہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کسی دوست سے تین صد روپیہ مقدمہ کے لئے قرض لیا۔ اتفاق سے جس وقت ان کے ہاتھ میں روپیہ آیا۔ اس وقت ان کو ۲۴ ستمبر کا "الفضل" ملا جس میں اپنے قلم مبارک سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ رقم فرمایا تھا۔ کہ "میں جماعت کے ہر مخلص کو جو دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ ذاتی کام کا حرج کر کے بھی بقایوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ اللہ تعالےٰ ایسے دوستوں پر اپنا خاص فضل فرمائے" یہ پڑھتے ہی انہوں نے اپنا ایک صد روپیہ چندہ تحریک جدید حضور کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ ان دوستوں سے جن کا وعدہ پورا ہونا باقی ہے۔ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جس حالت میں وُہ مخلص دوست جن کو ۵ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اور ان کے گھر میں بوجہ بیماری ماہوار خرچ بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ اور وُہ مخلص دوست جو ایک فوجداری مقدمہ میں مبتلا ہیں جس کے اخراجات قرض لے کر پورے کر رہے ہیں۔ وُہ اپنا وعدہ پورا کر رہے ہیں۔ تو انہیں بھی چاہیئے۔ کہ چندہ تحریک جدید کے

نماز کے متعلق ضروری مسائل

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

۱۲- وتر کس طرح پڑھنے چاہئیں

وتر کے لغوی معنے ہیں طاق۔ یعنی وہ عدد جو جفت نہ ہو۔ اور اصطلاحی معنے یہ ہیں۔ کہ نماز عشاء کی سنتوں کے بعد طلوع فجر تک کم سے کم تین رکعت پڑھنا۔ گو لغت کے لحاظ سے وتر ایک پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صرف ایک رکعت بطور وتر کے پڑھتے تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ کہ آپ نے صرف ایک وتر پڑھا ہو۔ یا ایک وتر کے پڑھنے کا جواز آپ کے کسی قول سے ثابت ہو۔ اور یہی فتوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ کہ وتر کم سے کم تین پڑھے جائیں پس وتر کیا ہیں۔ یہ ایک نماز ہے۔ جو پانچ نمازوں کی طرح فرض تو نہیں۔ کہ نہ پڑھنے والا اسلام سے نکل جانے کے مترادف سمجھا جائے۔ مگر واجب ضرور ہے کو سفر اور حضر دونوں میں ادا کئے جائیں اور چھوڑنے والا سخت گنہگار ہو۔ اور اسی نماز کو خواہ عشاء کی سنتیں پڑھتے ہی پہلے وقت ہی پڑھ لیا جائے خواہ آدھی رات کو اٹھکر خواہ صبح صادق سے پہلے پچھلی رات کو اور پھر خواہ تین رکعت پڑھی جائیں۔ خواہ پانچ خواہ سات۔ نو۔ گیارہ تیرہ وغیرہ وغیرہ جس قدر بھی رکعتیں پڑھی جائیں سب جائز ہیں۔ مگر ضروری ہے۔ کہ وہ سب طاق ہوں۔ جفت نہ ہوں۔ اور یہی وتر جب پچھلی رات کو پڑھے جائیں تو تہجد کی نماز کہلائیں گے۔ کیونکہ تہجد کے معنے ہیں سو کر اٹھنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں کبھی تو دفعۃً عشاء کی نماز کے بعد پڑھے ہیں۔ کبھی آدھی رات کو اور کبھی پچھلی رات کو مگر بعد میں عام قاعدہ آپکا یہی ہو گیا تھا۔ کہ آپ صبح صادق سے دو تین گھنٹہ پہلے جاگ اٹھتے تھے۔ اور گیارہ رکعت نماز ادا کرتے اور سلام پھیر کر چند منٹ آرام کرتے یعنی لیٹ جاتے۔ پھر اذان ہوتی۔ تو اٹھکر دو رکعت ہلکی سی فجر کی سنتوں کے طور پر پڑھتے۔ اور پھر مؤذن کے انتظار میں لیٹ جاتے۔ اور جب مؤذن آکر عرض کرتا۔ کہ حضور نماز تیار ہے۔ تو حضور اس کے ہمراہ مسجد میں تشریف لے جاتے مگر جب آپ بوڑھے ہو گئے۔ اور آپ کا بدن بھاری ہو گیا۔ تو آپ بجائے کھڑے ہونے کے اکثر بیٹھکر تہجد پڑھتے۔ اور بجائے گیارہ رکعت کے پہلے پہلے نو پھر سات تک بھی پڑھتے غرض وتر کم سے کم تین ہیں۔ جو عشاء کی سنتوں کے بعد پڑھنے واجب ہیں۔ لیکن جو شخص یقین یا اغلب قیاس رکھتا ہے۔ کہ میں پچھلے پہر جاگ اٹھونگا۔ تو گو اُسے جائز ہے۔ کہ باوجود اس خیال کے وہ پہلے وقت میں وتر پڑھ لے۔ اور پچھلے پہر نماز کے لئے نہ اُٹھے یعنی گو تہجد کی نماز واجب یا فرض نہیں مگر بہتر یہی ہے۔ اور ثواب اسی میں ہے کہ انسان وتر پچھلے پہر ادا کرے۔ اس سے وتر جو واجب ہیں وہ بھی ادا ہو جائینگے۔ اور تہجد کی نماز کا بھی ثواب حاصل ہو جائیگا اور اگر کوئی شخص نماز عشاء کے معاً بعد وتر پڑھ لیتا ہے۔ اور پھر وہ پچھلی رات کو تہجد کی توفیق پا لیتا ہے۔ تو اسے پچھلی رات کو صرف جفت رکعات پڑھنی چاہئیں مثلاً ۲-۴-۶ وغیرہ یعنی پچھلی رات کو اٹھکر دوبارہ وتر یعنی طاق رکعات نہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ یہ شرعی قانون ہے۔ کہ عشاء کی سنتوں کے بعد جو بھی نماز رات کو پڑھی جائے وہ وتر یعنی طاق ہونی چاہیئے۔ اسلئے اگر کوئی شخص نماز عشاء کے بعد ۳ وتر پڑھ چکا ہے۔ اور پھر پچھلی رات کو اٹھکر ۳ وتر پڑھتا ہے تو ۳+۳ چھ رکعت ہو جائینگی۔ اور چھ کا عدد جفت ہے حالانکہ رات کی نماز طاق ہونی چاہیئے۔ اسلئے جو شخص پہلی رات وتر پڑھ چکا ہو۔ اسے اگر پچھلی رات اٹھنے اور تہجد پڑھنے کی توفیق ملے تو وہ جفت نماز پڑھے تا کہ رات کی نماز کی میزان طاق ہی رہے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ لا وتران فی لیلۃ یعنی ایک رات میں دو وتر نہ پڑھنے چاہئیں۔ کیونکہ دو وتر ملکر ایک جفت ہو جائینگے۔ جو شخص صرف تین وتر پڑھے وہ تینوں اکٹھے بھی پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح کہ دو رکعت کے بعد درمیانی التحیات بیٹھے اور پھر تیسری رکعت کے بعد آخری التحیات بیٹھے اور سلام پھیر دے۔ یا اس طرح کہ پہلے دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور پھر ایک رکعت پڑھکر سلام پھیر دے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالالتزام دوسرے طریق پر کاربند تھے۔ یعنی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھتے تھے۔ اگر کوئی شخص اسطرح وتر پڑھے۔ تو دو رکعت پڑھکر اگر ضرورت ہو۔ باتیں کر سکتا ہے اور پھر ایک رکعت پڑھ سکتا ہے۔

۱۳- مساجد میں بوقت نماز خاموش رہنا چاہیئے

حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ ایاکم وھیشات الاسواق فی المساجد یعنی لوگو مساجد میں اسی طرح شور نہ کیا کرو جسطرح بازاروں میں ہوا کرتا ہے۔ بخاری شریف میں ذکر ہے۔ کہ حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں مسجد نبوی میں داخل ہوئے۔ وہاں دو شخص اونچی آواز میں بول رہے تھے۔ آپ نے انہیں پاس بلا کر پوچھا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسافر ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ مسجد نبوی میں اُس طرح اونچی آواز دے سے بولتے ہو۔ اگر تم مسافر نہ ہوتے بلکہ مدینہ کے رہنے والے ہوتے۔ تو میں تمہیں سزا دیتا لیکن افسوس ہے۔ کہ آجکل احمدی مساجد میں لوگ اس قدر باتیں کرتے ہیں۔ کہ کان پڑی آواز سُنائی نہیں دیتی۔ جس سے سنتیں اور نوافل ادا کرنے والوں کو نماز بھول بھول جاتی ہے حالانکہ مساجد ذکر و فکر کیلئے بنائی گئی ہیں۔ اور شور و شر میں نہ ذکر ہو سکتا ہے اور نہ فکر۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان سطور کو پڑھکر احمدی احباب اس مسئلہ کی طرف خاص توجہ فرمائینگے۔ اور اذان سے لیکر اسوقت تک کہ لوگ فرض اور سنتیں پڑھکر واپس چلے جائیں۔ مسجدوں میں خاموش رہینگے ہاں علاوہ نماز کے اوقات کے دوسرے اوقات میں سبق پڑھنا پڑھانا مشورے کرنا۔ دوستوں کا ملکر وقار و متانت سے گفتگو کرنا۔ لیکچر دینا۔ مقدمات کی سماعت کرنا وغیرہ سب قسم کی جائز اور تمسخر و ہنسی سے خالی باتیں کرنا مسجد میں جائز ہیں مگر نماز کے اوقات میں جبکہ لوگ نماز کیلئے جمع ہوں۔ خاموش رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت بولنے سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل آتا ہے۔

۱۴- جمعہ کے دونوں خطبے

جس طرح جمعہ کے پہلے خطبہ میں حاضرین کو چاہیئے۔ کہ خاموش بیٹھیں اسی طرح دوسرے خطبہ میں بھی خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ امام کی طرف منہ کرکے پوری توجہ سے بیٹھنا چاہیئے۔ پہلے اور دوسرے خطبہ کے احکام میں کوئی فرق نہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ناواقفیت کیوجہ سے قادیان میں بھی بہت سے لوگ دوسرے خطبہ کے وقت اٹھکر ادھر اُدھر چلنے لگتے ہیں۔ اور بعض آپس میں بولنے بھی لگتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل منع ہے۔ کیونکہ دوسرے خطبہ کو خاموشی سے سننا اسی طرح فرض ہے جس طرح پہلے کو۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ایکدفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بعض لوگ غلطی سے دوسرے خطبہ میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو حضور نے فرمایا کہ دوسرے خطبہ کا خاموشی سے سننا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح پہلے خطبہ کا۔

۱۵- دوران خطبہ میں سنتیں پڑھنا

ظہر کی طرح جمعہ کی نماز سے پہلے چار سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ لیکن اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت پہنچے جسوقت امام خطبہ کہہ رہا ہو۔ تو بجائے چار کے دو رکعتیں پڑھے۔ اور وہ بھی ہلکی تا کہ جلدی سے فارغ ہو کر وعظ سن سکے گو حنفیوں کے نزدیک خطبہ کے دوران میں سنتیں پڑھنا درست نہیں۔ مگر بخاری اور دوسری صحیح احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک شخص مسجد میں آکر بغیر سنتیں پڑھنے کے بیٹھ گیا۔ آپ نے خطبہ میں ہی اُسے آواز دے کر پوچھا۔ کہ تم سنتیں گھر پڑھکر آئے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں آپنے فرمایا کہ اٹھو اور دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لو۔

۱۶- جمعہ کے دن نہانا

جمعہ کے دن ہر بالغ مرد مسلمان پر نہانا واجب ہے سوائے اسکے کہ وہ بیمار ہو۔ اور نہانے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ پس سوائے معذور کے جمعہ کے دن نہ نہانے والا گناہ گار ہوگا۔ اور یہ شرعی مسئلہ ہے۔ انتظامی نہیں۔ کہ چلو ہم کل نہا چکے ہیں۔ بدن خوب صاف ہے

طلب کرنے والے فارموں کے قابل اصلاح الفاظ

"الفضل" کے مطالبہ کی تائید میں دوسرے اخبارات

موقر انگریزی معاصر "سپیل" لاہور نے اپنے ۱۵ اکتوبر کے پرچہ میں "الفضل" کی اس تحریک کی تائید میں کہ سرکاری عدالتوں کے طلب کرنے والے الفاظ شائستہ اور مہذبانہ ہونے چاہئیں۔ ایک شذرہ سپرد قلم کیا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ رائے عامہ کی قدر کرتی ہوئی اس نہایت اہم امر کی طرف جس کی اصلاح میں اس کا کچھ حرج نہیں۔ فوری طور پر متوجہ ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ جس پر کسی لمبے غور و خوض کی ضرورت ہو۔ اور جس کے متعلق گورنمنٹ کو کوئی مشکل درپیش ہو معزز معاصر "سیاست" بھی اس ضمن میں رائے عامہ کی ترجمانی کرتا ہوا الفضل کی پُرزور تائید کرچکا ہے۔ معاصر "سپیل" کے شذرہ کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اخبار "الفضل" قادیان نے عدالتوں کی طرف سے گواہوں کو طلب کرنے والے فارموں کے اردو الفاظ میں اصلاح کرنے کے متعلق نہایت قیمتی رائے کا اظہار کیا ہے۔ سمن کی انگریزی طرز تو درست ہے لیکن اس کا اردو ترجمہ نہایت ہی قابل اعتراض ہے۔ گواہ کو جو مقدمہ کا فیصلہ کرنے میں عدالت کی امداد کرتا ہے۔ فارم میں ایسے الفاظ سے مخاطب کیا جاتا ہے کہ وہ اس کے وقار کو کم کرنے والے ہوتے ہیں یورپین ممالک میں ایک ملزم بھی اس تحقیر آمیز طرز تخاطب سے اختلاف کرے گا۔ جس میں ہندوستان میں گواہ ان کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ یہ امر کہ ملزم کے متعلق نرمی یا ملائمت اختیار کرنا عدالت کے وقار کے منافی ہے۔ سمجھ میں آسکتا ہے۔ لیکن اس بات کے متعلق دنیا جہان میں کوئی وجہ جواز نہیں۔ کہ عدالت گواہ کے متعلق جو اسے معاملات کی چھان بین کرنے میں امداد دیتا اس قسم کا کرخت طرز تخاطب اختیار کرے۔

اب زمانہ بدل چکا ہے۔ اور یہ اصلاح جس کے متعلق معاصر "الفضل" نے اظہار رائے کیا ہے۔ حکومت کی فوری توجہ کے لائق ہے۔ ارباب اختیار آسانی کے ساتھ اور اپنے وقار کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر عدالتی سمنوں میں شائستگی اور موزوں ترین الفاظ مہیا کرسکتے ہیں۔

اگر فارموں میں مطلوبہ اصلاح کردی جائے۔ تو تمام لوگ اس کا خیر مقدم کریں گے۔

احرار کی حالت زار

آج کل "احراریوں" کا چرچا کسی قدر کم ہو رہا ہے۔ انہوں نے چندے کی ہوس میں مہاجرین مالیرکوٹلہ کی امداد کے لئے "اتحاد ملت" والوں سے اتحاد کیا۔ لیکن اس سے کیا ہوتا تھا۔ ہاتھیوں سے گنے کھانا آسان نہیں۔ "نیرنگ" بند ہو چکا۔ جو کبھی کبھی احراری نقارے پر چوٹ لگا دیا کرتا تھا کوئی دوسرا اخبار احراری پراپیگنڈے کا روادار نہیں۔ بزرگان احرار اب تقریریں کرنے سے گھبراتے ہیں۔ کہ مبادا پکڑے جائیں۔ لہٰذا اس محاذ پر اب سکوت مزار طاری ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں احرار کی ایک "عظیم الشان" سیاسی کانفرنس ہونے والی ہے۔ جس میں "فرزندان توحید" کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا "سمندر" مرزائیوں اور اتحادیوں کی "دھجیاں فضائے آسمانی میں" بکھیر کر "اللہ اکبر" کے وہ فلک شگاف نعرے لگائے گا۔ کہ کروبیان عرش معلےٰ کی ٹکیاں پھٹ جائیں گی۔

احراریوں کی کمزوری کا راز یہی عام جلسے ہیں۔ جب کسی جلسے میں دس ہزار مسلمان جمع ہوکر مولوی بخاری کے وعظ پر سر دُھنتے اور ٹھنگے چڑھتے ہیں۔ تو احراری سمجھ لیتے ہیں کہ بس ساری دنیا ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہمیں کو ووٹ دے گی۔ حالانکہ اس "انسانی سمندر" میں ووٹر ایک قطرے جتنے بھی نہیں ہوتے۔

بلدیہ لاہور کے ایک انتخاب میں مولانا مظہر علی کھڑے ہوئے۔ احرار کے ہنگامہ خطابت اور اجتماع عوام کا کچھ ٹھکانہ نہ تھا۔ اللہ اکبر کے نعرے بھی تھے۔ اور مظہر علی زندہ باد بھی تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے نعرے تو مولانا مظہر علی کی خدمت میں پیش کئے۔ اور ووٹ مسٹر فرخ حسین کے حق میں دیئے۔ چنانچہ وہ کامیاب ہوگئے اور مظہر علی کف افسوس ملتے ہوئے واپس آگئے۔

غالباً آئندہ اسمبلی کے انتخابات کے موقع پر بھی احرار کرام علی العموم اس غلط فہمی میں مارے جائیں گے"

(انقلاب ۱۸ اکتوبر)

ایک ضروری اعلان

مسماۃ عائشہ بیگم بنت مولوی عبدالحی صاحب ساکن سلواہ (پونچھ) نے اپنے خاوند میاں علی محمد صاحب ساکن سلواہ کے خلاف دارالقضاء قادیان میں درخواست دی ہوئی ہے۔ میاں علی محمد صاحب کو متعدد بار بذریعہ رجسٹری اور بعض دوستوں کی وساطت سے یاددہانی کرائی گئی۔ مگر ان کی طرف سے کوئی جواب دفتر مذکور میں نہیں آیا اور دو رجسٹریاں واپس آگئیں۔ دیگر اشخاص کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں آیا کہ علی محمد صاحب کو اطلاع ہوئی ہے یا نہیں۔ لہٰذا اب بذریعہ اعلان ہذا میاں علی محمد صاحب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کوئی عذر عائشہ کی درخواست پر کرنا چاہتے ہیں تو چالیس روز کے اندر اندر آکر کریں ورنہ یکطرفہ کارروائی کی جائیگی اور پھر ان کا کوئی عذر [illegible] (ناظم دارالقضاء قادیان)

آج کیا نہانا ہے پس باوجود بدن کے صاف ہونے کے جمعہ کے دن طلوع فجر کے بعد سے نماز جمعہ تک نہانا واجب ہے۔ اور واجب کا تارک گناہ گار ہوتا ہے اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ جمعہ کے دن نہانا لازم کرلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے جمعہ کا غسل بالالتزام ثابت ہے۔ بخاری میں لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ خطبہ پڑھ رہے تھے حضرت عثمانؓ دوران خطبہ میں مسجد میں داخل ہوئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ عثمانؓ دیر کرکے کیوں آئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اتنی مشغولیت اور اتنا ضروری کام تھا کہ اذان سن کر اور وضو کرکے سیدھا مسجد کی طرف آرہا ہوں۔ گھر بھی نہیں گیا۔ آپ نے فرمایا ایک نہ دو تشدد ایک تو دیر کرکے مسجد میں آئے۔ اور دوسرے نہانے کے بغیر آئے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جمعہ کا نہانا واجب ہے۔ ہمارے وہ احباب جو دفاتر میں ملازم ہیں اور عین وقت پر انہیں جمعہ پڑھنے کے لئے چھٹی ملتی ہے اور نہانے کا وقت نہیں ملتا انہیں چاہیئے کہ وہ دفتر جانے سے قبل نہا لیا کریں۔

قرأت میں بسم اللہ پڑھنا

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ جہری نمازوں میں الحمد للہ رب العٰلمین سے قرأت شروع فرماتے تھے۔ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ساتھ پڑھتے تھے مگر اونچی آواز سے نہ پڑھتے تھے لیکن حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود حکم عدل کی موجودگی میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سراً پڑھتے ہیں یعنی مقتدیوں کو الحمد للہ رب العٰلمین سے قرأت شروع ہوتی سنائی دیتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں طرح جائز ہے مگر بہتر اور زیادہ صحیح طریق یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اونچی آواز سے پڑھا جائے کیونکہ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نمازیں قرأت الحمد للہ رب العٰلمین کے الفاظ سے شروع کیا کرتے تھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے

واقعات عالم پر نظر

(۱) ہندوستان کی ایک زبان
(۲) فرانس نے سکہ کی قیمت کیوں گھٹائی
(۳) مسلمانوں کا اب کیا بنے گا؟

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

ہندو فرقہ پرست ہر جگہ مُردے میں جان ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے مسلمانوں کی دشمنی اسے ہر مفید چیز کی مخالفت پر کھڑا کر رہی ہے۔ بہت کم نیک نفس بہی خواہانِ ملک ہیں۔ جو ہندو ہو کر جرأت سے کلمۂ حق کہہ سکیں۔ ایسے لوگوں میں دیش بندھو مسٹر داس آنجہانی تھے۔ اور کچھ عرصہ گاندھی جی بھی رہے اور اب پنڈت جواہر لال نہرو اس حق گوئی کا فرض وقتاً فوقتاً ادا کرتے رہتے ہیں ہندوستان کے اہم سیاسی مسائل میں ایک مسئلہ زبان کا بھی ہے۔ جس کا حل خیر خواہانِ وطن کے سامنے ہے۔

گاندھی جی تو ہندو مہا سبھا کے سامنے ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ اور ہندی کو اس کے مردہ حروف کے ذریعہ ہندوستانی کی جگہ دینا چاہتے ہیں۔ مگر گاندھی جی اب یادگار ماضی ہیں۔ ملک کی خوش قسمتی سے سر تیج بہادر سپرو پنڈت ہردے لال کنزرو۔ اور پنڈت نہرو جیسے حق گو لیڈر موجود ہیں۔ جو دن کو رات کہنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ ان سب لوگوں نے اردو کا ذکر کرتے ہوئے اردو میں بولتے ہوئے اپنی زبان کی حمائت کی ہے۔ پنڈت نہرو نے مدراس میں کہدیا کہ اردو مسلمانوں کی زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی زبان ہے اور واقعہ یہی ہے کہ ہندوستانی کہلانے کا استحقاق اس زبان کو حاصل ہے جو مسز نائیڈو۔ مسز زلشی مہ پنجاب۔ یو۔ پی بہار حیدر آباد دکن کے معزز ہندو بولتے ہیں۔ اور جس میں پنجابی۔ بنگالی۔ لکھنوی وبنگلوری۔ بہاری و مدراسی۔ ناگپوری و بمبئی والا بات چیت کرتے ہیں۔ جس میں غیر ملکی سیاح کو ہندوستانی ترجمان ہر جگہ سیر میں مدد دیتا ہے۔ ایسی زبان کا نام جو چاہے ہندی رکھے۔ اور اس کے کاغذ پر لانے کے لئے بردہ سنسکرت کے حروف کا احیا کرے۔ یا دیسی عیسائیوں کی طرح رومن حروف میں اسے کاغذ پر لے آئے۔ یا مسلمانوں کی طرح عربی فارسی حروف میں لکھ دے۔ یہ زبان "گفتگو" "کیرل" اور "پرنتو" سے پاک ہے۔ یہی زبان ہندوستان کی ایک اور قومی زبان واقعہ میں ہے اور ہوگی۔ اس کے خلاف جدوجہد تفریق کی خلیج کو وسعت دینا ہے جو ناپسندیدہ و مذموم حرکت ہے۔ سوال زبان کا نہیں بلکہ حروف کا ہے۔ جسے دانائی رواداری ملک کے مفاد کے مدنظر دور اندیشی سے حل کرنا ہر بہی خواہ ملک کا فرض ہے۔ ریڈیو پر جوشیلے نوجوان خبریں سناتے وقت "سپین کی رن بھومی میں پران تیاگے" بولکر نئی دھلی کو پھر سے رائی سینا بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ سنسکرت حروف ایک مردہ زبان کے حروف ہیں۔ جن کی ہندر بار کوئی وقعت نہیں۔ ہندوستان کو دنیا بالخصوص مہذب مغربی دنیا سے تعلق ہے۔ جس میں فارسی عربی اور رومن حروف رائج ہیں۔ زبان بولنے میں عام فہم اور سادہ ہو۔ اور حروف وہ ہوں۔ جو نئے ہندوستان کو چھوٹ کا ملک نہ بنائیں۔ بلکہ خارجہ شہرت کا ملک ظاہر کریں۔

احمدی جماعت کے نزدیک اردو بین الاقوامی مذہبی زبان ہے جبشی۔ عرب انگریز۔ ملائی۔ البانی۔ ہنگیرین۔ چینی جاپانی اٹالین۔ فرنچ۔ ڈچ ہر ایک کو احمدیت کی تعلیم کے لئے اسے سیکھنا ہے۔ اور اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ پس خدا تو یہی چاہتا ہے۔ کہ ہندوستان کی ایک زبان اردو اور حروف عربی فارسی ہوں۔ اور آخرش اسی پر فیصلہ ہوگا۔ خواہ درمیان میں سہولت کے لئے بہی خواہانِ ملک رومن حروف کا رواج دے دیں۔

(۲)

مسٹر بلم وزیر اعظم فرانس مزدور پیشہ جماعت کے نمائندہ اور معتدل اشتراکی خیال کے آدمی ہیں۔ ان کو مالی مشکلات اور "فرینک" کی روزانہ بدلنے والی قیمت کا چارج اپنے پیشرو وزرا سے ملا ہے ان کی مشکل یہ تھی۔ کہ سکہ کی قیمت تو ایک جگہ قائم تھی۔ مگر مزدوروں کی اجرت میں اضافہ وقت میں کمی ہو جانے کے باعث اجناس کی قیمت لازماً بڑھنا چاہیئے تھی۔ جسے حکومت فرانس نے نہیں بڑھنے دیا۔ اور اس طرح کاشتکار ناراض ہو گئے۔ مزدوروں کو خوش کیا تو کاشتکار ناراض ہوئے۔ حالانکہ اشتراکی سلطنت میں مزدور و کاشتکار گاڑی کے دو پہیئے ہیں۔ ہوشیار وزیر نے آخر یہ فیصلہ کرالیا۔ کہ سکہ کی قیمت گھٹا دی جائے۔ تا اجناس کی قیمت بڑھ جائے۔ اور غیر ملکی تجارت کو فروغ ہو۔ اس تبدیلی کا اثر یہ ہوا کہ پونڈ کی شرح تبادلہ میں قریباً ۳۰ فرینک کا اضافہ ہوا۔ اور قبل از جنگ کا نرخ پھر سے آگیا۔ فرانس کا ایسا کرنا تھا۔ کہ امریکن ڈالر کی شرح بدلی۔ اٹالین لیرا۔ ڈچ گلڈر سب پر اثر پڑا۔ جرمنی کا بازار سرد پڑ گیا۔ فرانس کو فرینک کی روزانہ گرتی ہوئی حالت کی فکر نہ رہی۔ اس وقت مالی لحاظ سے دنیا میں ہلچل ہے۔ بعض ہندوستانی بھی چاہتے ہیں کہ روپیہ آزادی سے مثل "قبل از جنگ" پونڈ سے بدلتا رہے۔ مگر گورنمنٹ نے ابھی اس بارہ میں کوئی حرکت نہیں کی۔ بہر حال مالی دنیا میں فرانس نے خود غرضی و خود حفاظتی کے لئے گڑ بڑ کر دی ہے۔ جسے جلدی سے سمجھنا مشکل معلوم ہوتا ہے

(۳)

لالہ خوشحال چند خورسند ایڈیٹر "ملاپ" ان انتہا پسند سیاسی اخبار نویسوں میں سے ہیں۔ جو مسلمانوں کی تباہی پر آریہ سماج کی آبادی کی عمارت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور رام راج یا آریہ راج کے خواب دیکھتے ہیں۔ ان کے سامنے مسلمانوں کے خودکشی کے اعمال ہر روز جلا ہو کر اخبارات کے صفحات پر پیش ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ جو قوم اپنا خون زور سے بہتا ہوا دیکھ کر بھی ہوش میں نہیں آتی۔ جس کے ملّا ہر مخالف کو کافر و دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے۔ جس کے فلاسفر شاعر ایک منظم جماعت کو مسلمانوں سے خارج کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کا کوئی قدم کسی لائن میں درست نہیں اٹھتا۔ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان اپنے پڑوسیوں سے اگر وہ ان کے ہم مذہب نہیں رواداری کے قائل نہیں۔ وہ پڑھ چکے ہیں کہ مرد قوم دسلمان عورتیں بھی اپنے جلسوں میں زبان سے گزر کر ہاتھا پائی نوچ گھسوٹ کا ارتکاب کرنے میں جیسا کہ لاہور میں ہوا مردوں سے پیچھے نہیں۔ غرض تعلیم یافتہ ہندو خوب جانتا ہے۔ کہ موجودہ مسلمان کا جسم کھوکھلا ہے۔ اس لئے لالہ جی موصوف نے حیرت سے لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کا اب کیا بنے گا۔

اس حیرت کو دور کرنے اور اس کا صحیح جواب پیش کرنے کے لئے ہم اپنے دوست کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اس حالت کا نقشہ احادیث نبوی میں کاملاً کھینچ دیا گیا ہے۔ ان کا وہی حال ہوگا جو یہودیوں کا ہوا۔ بنو اسرائیل برباد ہوئے۔ مگر ان میں سے مسیح ناصری کی جماعت نکلی پھولی پھلی۔ اور قوموں کو برکت دی۔ اسی طرح خدا نے بھی ہندوستان سے مسیح برپا کیا۔ مسلمانوں میں سے بیشتر کو خداوند خدائے محمد رسول اللہ اب مسیح موعود کے ذریعہ بچالے گا۔

وصیتیں

نمبر ۴۶۳۰ - منکہ محمد عبدالحی ولد شیخ حسن صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ خاص تحصیل خاص ضلع گلبرگہ شریف (علاقہ دکن) بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۷ جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے والد صاحب کے زیر پرورش ہوں جس کی طرف سے مجھے ۱۵ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی۔ یہ کلمات بطور وصیت لکھ دیئے ہیں۔ کہ سند رہے۔ اور بوقت ضرورت کام آئے ؂

العبد۔ عبدالحی

گواہ شد۔ محمد لقمان ولد محمد سلیمان

گواہ شد۔ احمد حسین

نمبر ۴۶۲۸ - منکہ مسماۃ رحمت بی بی زوجہ چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاروبار خانگی عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ہرڑ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں مغربی تحصیل وضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) میرا زیور طلائی و نقرئی پھول طلائی۔ نونگ طلائی۔ نوڑے نقرئی۔ گوکھرو نقرئی۔ موجودہ قیمت کے لحاظ سے مبلغ بانوے روپیہ کے ہیں۔ اور مبلغ ایک سو آٹھ روپیہ میں نے اپنے باپ سے قرض لینا ہے۔ جملہ مبلغ دوسو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت کردہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ مہر جسقدر میرے خاوند کے ذمہ تھا۔ وہ وصول کرچکی ہوئی ہوں میرا گزارہ اپنے خاوند کی آمد پر ہے۔

المرقوم مورخہ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۳۶ء

العبد۔ رحمت بی بی زوجہ چوہدری اللہ رکھا ساکن چک ہرڑ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ چوہدری کریم بخش والد موصیہ ساکن بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ اللہ رکھا خاوند موصیہ ساکن چک ہرڑ ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۴۵۵۰ - منکہ شادمانی بیگم زوجہ عبدالصمد صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن دار الفضل قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ پانچسو روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں

العبد۔ شادمانی بیگم

گواہ شد۔ عبدالحمید ولد شیخ نیاز علی حال قصبہ انچولی ضلع میرٹھ

گواہ شد۔ عبدالصمد ولد حکیم عبدالغنی صاحب ساکن انچولی ضلع میرٹھ خاوند موصیہ

نمبر ۴۶۱۷ - منکہ سکینہ سعیدہ بانو زوجہ سید محمد سعید سلیم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد نقد بصورت زیور ۲۵۰ روپیہ اور باقی جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ وہ مبلغ ۲۵۰ روپے ہے۔ اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی میرے مرنے کے بعد مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں جو کچھ رقم ادا کروں گی۔ وہ اس جائداد سے منہا ہوجائے گی۔ اگر اس جائداد کے علاوہ میری اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ سکینہ بانو بقلم خود ۹/۶/۳۶

گواہ شد۔ سید محمد سعید سلیم شوہر موصیہ

گواہ شد۔ عبدالرحیم نیر بقلم خود

نمبر ۴۶۲۹ - منکہ محمد ابراہیم عابد ولد میاں محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن ڈسکہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت قریباً ۲۴ روپیہ ہے۔ میں تازیست انشاء اللہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کی مد میں ادا کرکے رسید حاصل کرلونگا تو اس قدر روپیہ منہا کردیا جائے گا۔

العبد۔ محمد ابراہیم عابد ولد میاں محمد الدین مینیجر سنگر سیوئنگ مشین کمپنی وزیر آباد

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال وزیر آباد ۲۰/۹/۳۶

گواہ شد۔ فضل دین سکرٹری انجمن احمدیہ وزیر آباد بقلم خود